سوال

میں جوان ہوں اورشادی سے قبل انٹرنیٹ پرچیٹ روم میں لڑکیوں سے گپ شپ لگایا کرتا تھا، جب شادی ہوگئ تومیں نے قسم اٹھائی کہ اب چیٹ روم میں عمدااورقصدا نہیں جاؤنگا الایہ کہ بھول جاؤں یا غلطی ہوجائے اس قسم کے بعدمیں ڈرتا تھا حتی کہ چیٹ روم کودیکھنے سے بھی خوف آتا، لیکن میں قسم کے الفاظ بھول چکاہوں کہ آیا قسم صرف چیٹ روم میں داخل ہونے پرتھی یا کہ چیٹ کرنے پر، کچھ ایام قبل میں انٹرنیٹ پرتھا مجھ سے قبل ایک نوجوان وہاں بیٹھا ہوا تھا جوچیٹ پرلڑکی سے بات چیت کررہا تھا اوراس نے جاتے وقت اپنی ای میل کھلی ہی رہنے دی تومجھے خیال آیا کہ میں اس لڑکی کی تصویر دیکھوں " استغفر اللہ " لیکن میرے ذہن میں یہ نہ تھا کہ میں اس کے ساتھ چیٹ کروں لہذامیں نے چیٹ روم کھولاجسے نوجوان نے چھوڑا تھا اوراسے میں نے دیکھا اس دن سے آج تک میں عذاب میں بمتلاہوں کہ آیا طلاق واقع ہوگئ ہے یا نہیں ؟ بعض اوقات میں دل میں کہتاہوں تم توچیٹ روم میں انٹرہونے سے ہی خوفزدہ ہو، اوریہ اس بات کی دلیل ہے کہ قسم چیٹ روم میں انٹرہونے پرتھی، پھربعد میں دل میں کہتاہوں صرف داخل ہونے کا خوف ہی اس بات کی دلیل نہیں کہ قسم چیٹ روم میں داخل ہونے پرتھی اوربعض اوقات دل میں یہ کہتاہوں کہ میں بیوی سے رجوع کرلوں گا اوراپنے دل میں اسے ایک طلاق شمارکرتاہوں پھرپلٹ کرکہتاہوں میں اسے کیسے ایک طلاق شمارکرسکتاہوں، ہوسکتا ہے جب قسم کے الفاظ ہی بالضبط یاد نہیں تویہ طلاق کیسے ہوسکتی ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمداللہ تعالی کےلیے ، اوردوروو سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

اول :

اللہ کے بندے آپ نےاپنے ساتھ براکیا ہے اوراپنی بیوی کے ساتھ بھی براکیا ہے ، اوراس نوجوان کے ساتھ بھی براکیا جس کی خاص اشیاء کا آپ نے تجسس کیا، اوراس کے چیٹ روم میں گئے

جناب والاآپ کی بیوی کا کیا قصورکہ آپ نے اس سے اپنی شادی کوہوا کے گھوڑے پردوڑادیا، جب بھی آپ کوآپ کا دل اورخواہش چیٹ روم میں داخل ہونے کا کہے یا عورتوں سے بات چیت کرنے کا تواس کی سزا آپ کی بیوی کوہوکہ اسے طلاق ؟ اللہ کی قسم بہت تعجب کی بات ہے !!

آپ کوتوچاہیے تھا کہ شادی کوآپ اس گندگی سے توبہ کی فرصت اورموقع بناتے ، اوراللہ تعالی نے آپ کےلیے جوحلال کیا ہے اسے حرام سے کفائت سمجھتے ، اوراسے بچوں کی کھیل نہ بناتے ، اللہ ہمیں اورآپ کوسیدھی راہ نصیب فرمائے

حق تویہ ہے کہ جونوجوان باتیں کررہا تھا اوراس نے چیٹ روم بھی کھلا چھوڑدیا اس نے حرام اورغلط کام کیا ، اگروہ بالفعل ایک اجنبی لڑکی سے باتیں کررہا تھا؛ لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ تم بھی اس حرام کام میں اس کے ساتھ شریک ہوجاؤ، اورنہ ہی تمہیں اس کی جاسوسی کرنی چاہیے تھی ، نہ توآپ نے نیکی کا حکم دیا اورنہ ہی برائی سے منع کیا ، اورنہ ہی آپ نے اس کام کوترک کیا جودوسرا کررہا تھا

دوم :

رہا مسئلہ آپ کی قسم کا اگرتوآپ نے طلاق کی قسم اس لیے کھائی تا کہ آپ چیٹ روم میں داخل ہونے سےاپنے آپ کوروک سکیں ، اوراس قسم کے ساتھ اس کام سے دورہوں اور آپ نے اس سے اپنی بیوی کوطلاق دینے کا قصد نہیں کیا توآپ کی بیوی کوطلاق نہیں ہوگی بلکہ آپ اپنی قسم کا کفارہ دیں

قسم کے کفارہ کی مقدار معلوم کرنے کےلیے آپ سوال نمبر (9985) اور (45676) کے جواب کا مطالعہ کریں

اور اگر آپ نے اپنی قسم سے بیوی کو طلاق دینے کا قصد کیا کہ اگر آپ نے ایسا کیا، تاکہ اس کے برے فعل کی آپ کو سزا ہو، تو یہ ایک طلاق شمار ہوگی

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں :

طلاق تو حاجت سے ہوتی ہے اور آزادی وہ ہوتی ہے جس سے اللہ کی رضا چاہی جائے "

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری میں بیان کیا ہے

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا ہے کہ طلاق تو اس کی واقع ہوتی ہے جس کی غرض طلاق دینے کی ہو؛ اس کی نہیں جو طلاق واقع ہونے کی ناپسند کرتا ہو مثلا طلاق کی قسم اٹھانے والے اور مکرہ یعنی جبر کیے جانے والے کی طرح

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

" ہر قسم چاہے وہ کتنی بھی بڑی ہو اس کا کفارہ اللہ کی قسم کا کفارہ ہی ہے "

اور یہ سب قسموں کو حاصل ہے، چاہے وہ طلاق کی قسم ہو یا غلام آزاد کرنے کی یا نذر وغیرہ کی

اور یہ قول کہ : طلاق کی قسم سے طلاق لازم نہیں ہوتی سلف اور خلف میں سے اکثر کا یہی مذہب ہے؛ لیکن ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کفارہ لازم نہیں کرتے مثلا دواد اور اس کے اصحاب، اور کچھ قسم کا کفارہ لازم کرتے ہیں؛ مثلا طاؤس وغیرہ سلف اور خلف سے " انتہی

مجموع الفتاوی (61/33).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ایک شخص کثرت سے سگرٹ نوشی کرتا ہے اور وہ سگرٹ چھوڑنا چاہتا تھا لہذا اس نے اپنے آپ سے کہا : اللہ کی قسم اگر میں نے سگرٹ نہ چھوڑے تو مجھ پر میری بیوی حرام، لیکن وہ سگرٹ نوشی نہ چھوڑ سکا ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

" اگر تو آپ کا اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کرنے کا مقصد اپنے آپ کو سگرٹ نوشی سے روکنا تھا اور طلاق مقصد نہیں تو اس قسم سے طلاق واقع نہیں ہوگی، بلکہ اس سے قسم کا کفارہ لازم ہوگا، اور اگر آپ کا حرام سے مقصد طلاق تھا تو اگر آپ شراب نوشی کرینگے تو آپ کی بیوی کو ایک طلاق ہو جائیگی اور عدت کے اندر اندر رجوع کر سکتے ہیں اگر تیسری طلاق نہ ہو تو پھر

اسی طرح قسم توڑنے کا بھی آپ کو کفارہ ادا کرنا ہوگا اور قسم کا کفارہ یہ ہے کہ : دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے، یا پھر دس مسکینوں کو لباس دیا جائے، اور اگر یہ نہ پائے تو تین ایام کے روزے رکھے " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (20/99-100).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اگر تو اس شخص کا اپنے قول " مجھ پر طلاق " سے مراد اور مقصد قسم ہو تو یہ قسم ہے اور قسم کے حکم میں ہوگی اگر وہ قسم توڑتا ہے تو اس پر قسم کا کفارہ ہوگا، اور اگر قسم نہ توڑے تو اس پر کچھ لازم نہیں آئیگا

اور اگر اس کا مقصد طلاق ہو اور وہ قسم کو توڑ دے تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائیگی " انتہی

دیکھیں : فتاوی نور علی الدرب (17).

مزید آپ سوال نمبر (39941) اور (132586) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

138147